سبق آموز

10 حکایاتِ اولیاء

اسلاف کی زندگی

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ:
مرحبا اکیڈمی

سلسلۂ اشاعت نمبر 83

یا اللہ مدد — اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — حق چاریار

سبق آموز

10 حکایاتِ اولیاء

اسلاف کی زندگی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 83

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: سبق آموز 10 حکایات اولیاء

سلسلہ اشاعت: 83 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 24

قیمت: 100 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ چکوال

طباعت: 11 رمضان المبارک 1444ھ 2 اپریل 2023ء بروز اتوار

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبد الوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو — تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148

مکتبہ رشیدیہ — بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200

اعوان بک ڈپو — بھون روڈ چکوال 0543-553546

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

سبق آموز	5
10 حکایات اولیاء	5
اللہ والوں کی باتیں اور نصیحتیں	5
دل کیسا ہوتا ہے	6
تصوف کیا ہے	6
دنیا ایک دن کی ہے	7
چار سبق آموز باتیں	8
معاملاتِ رضا کی حقیقت	9
افعال باری تعالیٰ کا علم	11
علم ذات باری کے بارے اعتقاد	12
علم صفات باری تعالیٰ	12
تصوف کیا ہے	13
حکایت	14
حکایت	15
امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ	17
بکثرت مشائخ کے استاذ	19
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فراست	22

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

خدامِ اہلِ سُنّت میدانِ عمل میں

از قلم: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)
(۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ......31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے

ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے

وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشرؐ، جانِ جہاں، محبوب خدا
ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے

اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلِؓ نبیؐ پر ہم قرباں
بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے

یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے
جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے

سب یار نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں
یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے

فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ
میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے

سرکار مدینہ کی سنت اِک نور بھی ہے اور حجت بھی
سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے

قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں
ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے

اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں
اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے

مزدور و کساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے
قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے

اسلام ہے دیں اس خالق کا، انسان کو جس نے پیدا کیا
ہر ذرہ ذرہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے

یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے
ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے

تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه
میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے

اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے
ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہر بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰہ پرچم حق لہرائیں گے

عبدالوحید الحنفی

سبق آموز

10 حکایاتِ اولیاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیۡقِ اَھۡلِ السُّنَّۃِ وَالۡجَمَاعَۃِ بِفَضۡلِہِ الۡعَظِیۡم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیۡ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیۡنَ الدَّاعِیۡنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡم

اللہ والوں کی باتیں اور نصیحتیں

(۱) حضرت علی بن محمد اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلۡحُضُوۡرُ اَفۡضَلُ مِنَ الۡیَقِیۡنِ۔ فَاِنَّ الۡحُضُوۡرَ وَطَنَاتٌ وَ الۡیَقِیۡنُ خَطَرَاتٌ

بارگاہِ قدسی میں حضوری یقین سے افضل ہے۔ اس لیے کہ حضور دل میں جاگزیں ہوتا ہے۔ اس میں غفلت جائز نہیں اور یقین میں خطرے ہیں کہ کبھی ہو کبھی نہ ہو۔

- لہٰذا حاضر رہنے والے حضور میں رہتے ہیں۔ اور یقین کرنے والے چوکھٹ پر۔[1]

[1] کشف المحجوب ص ۲۱۶۔ مؤلفہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

دل کیسا ہوتا ہے

(۲) مِنْ وَقْتِ آدَمُ قِیَامِ السَّاعَتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ الْقَلْبُ الْقَلْبُ وَ اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَرٰی رَجُلًا یَصُفُّ الْقَلْب وَ یَقُوْلُ ایش الْقَلْب او کَیْفَ الْقَلْب فَلَا اَرٰی۔

آدم سے قیامت تک لوگ یہی کہتے رہے اور کہتے رہیں گے کہ دل، دل لیکن میں ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو یہ کہے کہ دل کیا ہے یا دل کیسا ہوتا ہے۔ لیکن میں نے ایسا شخص ابھی تک نہیں دیکھا۔

- مطلب یہ ہے کہ شواہد حق کا قیام، جس دل سے کیا جاتا ہے وہ لفظ و بیان میں تو ہے لیکن ظاہر میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔[1]

خانوادہ سلسلہ حافظ عبدالوحید

تصوف کیا ہے

(۳) حضرت فضل اللہ بن محمد مھمیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّصَوُّفُ قِیَامُ الْقَلْبُ مَعَ اللّٰهِ بِلَا وَاسَطَةِ۔

تصوف وہ ہے کہ بے واسطہ حق کے ساتھ دل کا قیام ہو۔

- یہ اشارہ مشاہدہ کی طرف ہے اور مشاہدہ دوستی کے غلبہ کا نشان ہے۔ اور صفت میں مستغرق ہونا دیدار کے شوق کا ثبوت ہے۔ اور صفت کا فنا ہونا حق کے ساتھ بقا کا ثبوت ہے۔[2]

---

1 کشف المحجوب۔ ص ۲۱۶۔ حکایت ۴۵۔ مؤلفہ حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

2 کشف المحجوب ص ۲۴۴۔ متاخرین مشائخ کا تذکرہ ۵۔

دنیا ایک دن کی ہے

(۴) حضرت ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلدُّنْيَا يَوْمٌ وَلَنَا فِيهَا صَوْمٌ۔

دنیا ایک دن کی ہے اور ہم اس میں روزہ دار ہیں۔

- مطلب یہ ہے کہ ہم نہ تو دنیا سے کچھ حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور نہ اس کی بندش میں آنا چاہتے ہیں۔
- علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے فرزند! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہر حکم کے لیے کوئی سبب ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سپاہی بچہ کو تاج و تخت عطا فرماتا ہے تو اُسے توبہ کی توفیق دے کر کسی دوست و محبوب کی خدمت کی سعادت نصیب فرماتا ہے۔ تاکہ خدمت اس کی کرامت کا موجب بنے۔

اے فرزند! دل کو مضبوط کرنے والا ایک مسئلہ بتاتا ہوں۔ اگر خود کو اس پر کاربند کریں تو تمام رنج و فکر سے محفوظ رہو گے۔ "ہر محل اور ہر حالت خواہ نیک ہو یا بدُ۔ اللہ تعالیٰ ہی نے اسے پیدا فرمایا ہے۔ لہٰذا اس کے کسی فعل پر معترض نہ ہونا چاہیے اور نہ دل کو رنجیدہ کرنا چاہیے"۔[1]

---

[1] کشف المعجوب ص ۲۴۵۔ تذکرہ مشائخ ۲۔

چار سبق آموز باتیں

(۵) حاتم الاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے چار باتوں کا علم حاصل ہوا ہے، میں عالم کے تمام علوم سے بے پرواہ ہو گیا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ کون سی چار باتوں کا علم ہے؟

۱:۔ انہوں نے فرمایا کہ: ایک یہ کہ میں نے جان لیا ہے کہ میرا رزق مقدر ہو چکا ہے۔ جس میں نہ کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی۔ لہٰذا زیادہ خواہش سے بے نیاز ہوں۔

۲:۔ اور دوسری یہ کہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ کا مجھ پر حق ہے، جسے میرے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں۔

۳:۔ اور تیسری یہ کہ میرا کوئی طالب ہے یعنی موت میری خواستگار ہے جس سے میں راہ فرار نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں نے اسے پہچان لیا۔

۴:۔ اور چوتھی یہ کہ میں نے جان لیا کہ میرا کوئی مالک ہے جو ہمہ وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اس سے شرم کرتا ہوں اور نافرمانیوں سے باز رہتا ہوں۔

- بندہ جب اس سے باخبر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے تو وہ کوئی کام ایسا نہیں کرتا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اسے شرم

سار ہونا پڑے۔[1]

معاملاتِ رضا کی حقیقت

معاملات رضا کی حقیقت بندے کی پسندیدگی ہے کہ وہ یقین رکھے کہ منع و عطا اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے اور وہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے اور وہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ تمام حالات کا دیکھنے والا ہے۔

اس معنٰی کے حق میں علماء کے چار نظریات ہیں۔

- **پہلا نظریہ** یہ کہ وہ اللہ کی عطا پر راضی ہو۔ یہ معرفت ہے۔
- **دوسرا نظریہ** یہ کہ وہ نعمتوں پر راضی ہو۔ یہ دنیا کے اندر ہے۔
- **تیسرا نظریہ** یہ کہ مصائب و ابتلاء پر راضی رہے۔ یہ مختلف انواع، مشقتیں ہیں۔
- **چوتھا نظریہ** یہ کہ ہر گزیدگی پر راضی ہو۔ یہ محبت ہے۔

لٰہذا وہ لوگ جو عطا کرنے والے کے جلوے کو اس کی عطا میں دیکھتے ہیں وہ عطا ہی میں رہ جاتے ہیں۔ وہ تکلف سے رضا کی راہ پر چلتے ہیں اور تکلف میں سراسر رنج و مشقت ہے۔

معرفت اس وقت حقیقت ہوتی ہے جب بندہ حق کی معرفت میں مکاشف و مشاہد ہو اور جب اس کے لیے معرفت قید و حجاب ہو تو وہ

---

[1] کشف المحجوب۔ از حضرت عثمان علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹۔

معرفت مکروہ، وہ نعمت عذاب اور وہ عطاء حجاب بن جاتا ہے۔ [1]

(۲) لیکن وہ لوگ جو ہر گزیدگی کے ذریعہ اس سے راضی ہوں تو وہ اس کے محبوب ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ حالت رضا میں بلاء و سختی سے خالی ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں کی منزلیں صرف حق تعالیٰ ہی کی طرف ہوتی ہیں۔ ان کے سوا ہر وہ اسرار بجز محبت کے گل و غنچہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ غائب ہوتے ہوئے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ فرشی ہوتے ہوئے بھی عرشی ہوتے ہیں۔ جسمانی ہوتے ہوئے بھی روحانی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خالص موحّد ربانی لوگوں سے دل برداشتہ ہوتے ہیں۔ ان کے مقامات و احوال محفوظ، ان کا باطن خلق سے جدا۔ حق تعالیٰ کی محبت میں دارفتہ اور اس کے لطف و کرم کے انتظار میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا

وہ اپنی جانوں کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہوتے۔ نہ موت و حیوٰۃ اور مرنے کے بعد اٹھنے کے مالک ہوتے ہیں۔

لہٰذا غیر حق پر راضی ہونا نقصان کا موجب اور حق تعالیٰ سے راضی

---

[1] کشف المحجوب ص ۲۵۵۔ زیرِ بحث فرقہ محاسبہ

ہونا رضوان کا سبب ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہونا صریحاً بادشاہت ہے اور اسی میں عافیت ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ لَمْ یَرْضیٰ بِاللّٰہِ بِقَضَائِہٖ شَغَلَ قَلْبَہ وَتَعبَ بَدْنَہٗ

جو اللہ کی رضا اور اس کی قضا پر راضی نہ ہو اس نے اپنے دل کو تقدیر و اسباب میں مشغول کر کے بدن کو سختی میں ڈال دیا۔

واللہ اعلم۔[1]

افعال باری تعالیٰ کا علم

- علم افعال باری تعالیٰ کے اثبات میں یہ ہے کہ بندہ اعتقاد رکھے کہ تمام مخلوق اور جو کچھ اس کائنات میں ہے سب کا پیدا کرنے والا، ان کی تدبیر کرنے والا وہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْن۔

اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور ان سب کو جسے تم (عمل) کرتے ہو۔

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیء

اللہ ہر شے کا خالق ہے۔

1 کشف المحجوب ص ۲۵۷۔

علم ذات باری کے بارے اعتقاد

تمہاری عقل و خیال میں جو صورت و شبیہ آئے وہ اس کی پیدا کردہ ہے۔سب کا وہی خالق ہے۔

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔

کوئی شے اس کی مثال نہیں،وہی سُننے دیکھنے والا ہے۔

علم صفات باری تعالیٰ

ھُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

وہی زندہ باقی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیر

وہی سننے،دیکھنے والا ہے۔

اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذات الصُّدُوْر

بے شک وہی سینوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔

وَ اللہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْد

جو چاہتا ہے،کرتا ہے۔

قَوْلُہُ الْحَق وَ لَہُ الْمُلْك

عبد الوحید الحنفی

اسی کا کلام سچا ہے اور اسی کا ملک ہے۔

تصوف کیا ہے

حضرت مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّصَوُّف صَفَاءُ السِّرِّ مِنْ کُدُورَةِ الْمُخَالَفَةِ

دل کو مخالفت کی کدورت سے پاک و صاف رکھنے کا نام تصوف ہے۔

مطلب یہ ہے کہ باطن کو حق تعالیٰ کی مخالفت سے محفوظ رکھو۔ کیوں کہ دوستی موافقت کا نام ہے۔ اور موافقت، مخالفت کی ضد ہے۔ دوست کو لازم ہے کہ سارے جہان میں دوست کے احکام کی حفاظت کرے اور جب مطلب و مراد ایک ہو تو مخالفت کی گنجائش نہیں ہے۔[1]

(۲) حضرت محمد بن علی بن امام حسن بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلتَّصَوُّفُ خُلُقٌ فَمَنْ زَادَ عَلَیْكَ فِی الْخُلُقِ زَادَ عَلَیْكَ فِی التَّصَوُّفِ

پاکیزہ اخلاق کا نام تصوف ہے۔ جس کے جتنے پاکیزہ اخلاق ہوں گے، اتنا ہی زیادہ صوفی ہو گا۔

(۳) حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:

---

1 کشف المحجوب ص ۶۴

اَلصّوفِیْ لَا یرٰی فِی الدَّارَیْن مَعَ اللّٰہِ غَیْرُ اللّٰہِ

صوفی وہ ہے جو دونوں جہانوں، بجز ذات الٰہی کے کچھ نہ دیکھے۔[1]

(۴) حضرت ابوالحسن نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّصَوَّفُ تَرْکُ کُلِّ حَظٍّ لِلنَّفْسِ

تصوف تمام نفسانی لذّات و حظوظ سے دست کشی کا نام ہے۔[2]

حکایت

(ا) حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کبھی آپ نے اپنے مقصد میں کامیابی دیکھی؟

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

- انہوں نے فرمایا ہاں! دو مرتبہ۔ ایک اس وقت جب میں کشتی میں سوار تھا اور کسی نے مجھے پہچانا نہیں۔ کیوں کہ میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور بال بھی بڑھ گئے تھے۔ ایسی حالت تھی کہ کشتی کے تمام سوار میرا مذاق اڑا رہے تھے۔ ان میں ایک مسخرہ اتنا جری تھا کہ وہ میرے پاس آکر سر کے بال نوچنے لگا اور میرا مذاق اڑانے لگا۔ اُس وقت (برداشت کر کے) میں نے مراد پائی۔ اور اس خراب لباس اور شکستہ حالی میں مسرت محسوس ہوئی۔ یہاں تک کہ میری یہ

---

1 کشف المحجوب ص ۱۶

2 کشف المحجوب ص ۶۲۔ از علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

مسرت بایں سبب انتہا کو پہنچی کہ وہ مسخرہ اٹھا اور اس نے مجھ پر پیشاب کر دیا۔

- اور دوسری مرتبہ اس وقت جب کہ میں ایک گاؤں میں تھا اور وہاں شدید بارش ہوئی۔ سردی کا موسم تھا، گدڑی بھیگ گئی اور ٹھنڈک نے بے حال کر دیا۔ میں نے مسجد کی طرف رُخ کیا۔ لوگوں نے وہاں ٹھہرنے نہیں دیا۔ دوسری مسجد کی طرف گیا وہاں بھی امان نہ ملی۔ پھر تیسری مسجد کی طرف گیا، وہاں بھی یہی سلوک ہوا۔ سردی میری قوتِ برداشت سے باہر ہو گئی۔ آخر کار حمام کی بھٹی کے آگے گیا اور اپنے دامن کو آگ پر پھیلا دیا۔ اس کے دھوئیں سے میرے کپڑے اور چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اس رات بھی میں اپنی مراد کو پہنچا۔[1]

حکایت

(۲) حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے ایک مشکل درپیش آئی۔ میں نے اس مُشکل سے خلاصی پانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ اس سے قبل بھی مجھ پر ایسی ہی مشکل پڑی تھی تو میں نے حضرت شیخ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی اور میری وہ مشکل آسان ہو گئی تھی۔ اس مرتبہ بھی میں

---

1 کشف المحجوب ص ۱۰۰۔ مؤلفہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

نے ارادہ کیا کہ وہاں حاضری دوں۔ بالآخر تین ماہ تک مزار مبارک پر چلہ کشی کہ تاکہ میری یہ مشکل حل ہو جائے۔ ہر روز تین مرتبہ وضو کرتا، اس امید پر کہ مشکل آسان ہو۔ مگر پریشانی دور نہ ہوئی تو خراسان کے سفر کا ارادہ کیا۔

- اس ولایت میں ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہاں ایک خانقاہ تھی، جس میں صوفیوں کی ایک جماعت فروکش تھی۔ میرے جسم پر کھردری اور سخت قسم کی گڈری تھی۔ مسافروں کی مانند میرے ساتھ کچھ سامان نہ تھا۔ صرف ایک لاٹھی اور لوٹا تھا۔ اس جماعت نے مجھے حقارت کی نظر سے دیکھا اور کسی نے مجھے نہ پہچانا۔ وہ اپنے رسم ورواج کے مطابق باہم گفتگو کرتے اور کہتے کہ یہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور یہ درست بھی تھا کہ میں ان میں سے نہیں تھا۔ لیکن مجھے چوں کہ وہاں رات گزارنی ضروری تھی، گنجائش نہ ہونے کے باوجود میں ٹھہر گیا۔ اور انہوں نے مجھے دریچے میں بٹھادیا۔
- اور وہ لوگ اونچی چھت پر چلے گئے، میں زمین پر رہا۔ انہوں نے میرے آگے ایک سوکھی اور پھپوندی لگی روٹی رکھ دی۔ میں اُن چیزوں کی خوشبو سونگھ رہا تھا جو وہ لوگ خود کھا رہے تھے۔ وہ لوگ مجھ پر برابر آوازے کس رہے تھے۔ جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو خربوزے کھانے لگے اور دل لگی سے اس کے چھلکے میرے سر پر

چھینک کر میری تحقیر و توہین کرتے رہے۔ اور میں دل میں کہہ رہا تھا کہ:

- یا اللہ! اگر میں تیرے محبوب بندوں کا لباس پہننے والوں میں سے نہ ہوتا تو میں ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جاتا۔ پھر جتنی بھی مجھ پر ان کی طعن و تشنیع زیادہ ہوتی رہی، میرا دل مسرور ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس واقعہ کا بوجھ برداشت کرنے پر میری مشکل حل ہو گئی۔ اس وقت مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ مشائخ کرام جاہل لوگوں کو اپنے ساتھ کیوں گوارہ کرتے ہیں اور کیوں ان کی سختیاں جھیلتے ہیں۔[1]

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

(ا) حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

- تابعین میں سے امام طریقت، امام الائمہ، مقتدائے اہل سنت، شرف فقہا، عزِ علماء سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت خزازی ہیں۔ آپ عبادات و مجاہدات اور طریقت کے اصول میں عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہیں۔ ابتدائی زندگی میں آپ نے لوگوں

1 کشف المحجوب ص ۱۰۱۔

کے اژدہام سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشینی کا قصد فرمایا تھا۔ تاکہ لوگوں میں عزت و حشمت پانے سے دل کو پاک و صاف رکھیں اور دن و رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف و منہمک رہیں۔

(۲) ایک رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے استخوان مبارک کو جمع کر رہے ہیں۔ اور بعض کو بعض کے مقابلہ میں انتخاب کر رہے ہیں۔ اس خواب سے آپ بہت پریشان ہوئے اور حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مصاحب سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے علم مبارک اور آپ ﷺ کی سنت کی حفاظت میں ایسے بلند درجہ پر فائز ہوں گے، گویا آپ ان میں تصرف کر کے صحیح و سقیم کو جدا جدا کریں گے۔

(۳) دوسری مرتبہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

- اے ابو حنیفہ! تمہیں میری سنّت کے زندہ کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، تم گوشہ نشینی کا خیال دل سے نکال دو۔[1]

---

[1] کشف المحجوب مؤلفہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

بکثرت مشائخ کے استاذ

(۴) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بکثرت مشائخ متقدمین کے استاد ہیں۔ چناں چہ (۱) حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ (۲) فضیل بن غیاض رحمۃ اللہ علیہ (۳) داؤطائی رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے۔

علماء کے درمیان یہ حکایت مشہور ہے کہ آپ کے زمانہ میں ابو جعفر المنصور خلیفہ تھا۔ اس نے یہ انتظام کیا کہ چار علماء میں سے کسی ایک کو قاضی بنادیا جائے۔

- ان چاروں میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل تھا۔ بقیہ تین افراد (۱) حضرت سفیان ثوری (۲) صلہ بن اشیم (۳) شریک رحمہم اللہ تعالیٰ تھے۔ یہ چاروں بڑے متبحر عالم تھے۔ بادشاہ نے فرستادہ کو بھیجا کہ ان چاروں کو دربار میں لے کر آئے۔
- چناں چہ جب یہ یکجا ہو کر روانہ ہوئے تو راستہ میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اپنی فراست کے مطابق ہر ایک کے لیے ایک ایک بات تجویز کرتا ہوں۔ سب نے کہا آپ جو تجویز فرمائیں گے درست ہی ہو گا۔ صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ خود کو دیوانہ بنالیں۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھاگ جائیں۔ اور شریک رحمۃ اللہ علیہ قاضی بن جائیں۔
- چناں چہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس تجویز کو پسند کیا اور راستے

ہی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ایک کشتی میں گھس کر کہنے لگے کہ مجھے پناہ دو، لوگ میرا سر کاٹنا چاہتے ہیں۔ اس کہنے میں ان کا اشارہ حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی طرف تھا کہ مَنْ جَعَلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ (جسے قاضی بنایا گیا اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا) ملاح نے انہیں کشتی میں چھپا دیا۔ بقیہ تینوں علماء کو منصور کے روبرو پہنچا دیا گیا۔

- منصور نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ منصب قضاء کے لیے بہت مناسب ہیں؟
- **امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا:** اے امیر! میں عربی نہیں ہوں اس لیے سردار عرب میرے حاکم بننے پر راضی نہ ہوں گے۔
- **منصور نے کہا:** اول تو یہ منصب نسبت و نسل سے تعلق نہیں رکھتا، یہ علم و فراست سے تعلق رکھتا ہے۔ چوں کہ آپ تمام علمائے زمانہ میں افضل ہیں اس لیے آپ ہی اس کے لیے زیادہ موزوں و لائق ہیں۔
- **امام اعظم نے فرمایا:** میں اس منصب کے لائق نہیں۔ پھر فرمایا میرا یہ کہنا کہ میں اس منصب کے لائق نہیں اگر سچ ہے تو میں اس کے لائق نہیں۔
- اور اگر میرا یہ کہنا کہ میں اس منصب کے لائق نہیں اگر جھوٹ ہے تو جھوٹے کو مسلمان کا قاضی نہیں بنانا چاہیے۔

- چوں کہ تم اللہ کی مخلوق کے حاکم ہو تو تمہارے لیے ایک جھوٹے کو اپنا نائب بنانا اور لوگوں کے اموال کا معتمد اور مسلمانوں کے ناموس کا محافظ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس حیلہ سے آپ نے منصب قضاء سے نجات پائی۔
- منصور نے حضرت صلح بن اشیم کو بلایا۔
- انہوں نے خلیفہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے منصور! تیرا کیا حال ہے اور تیرے بال بچے کیسے ہیں؟
- منصور نے کہا: یہ تو دیوانہ ہے اسے نکال دو۔
- اس کے بعد حضرت شریک کی باری آئی۔
- منصور نے کہا: آپ کو منصب قضا ملنا چاہیے۔
- شریک نے کہا: میں سودائی مزاج کا آدمی ہوں اور میرا دماغ کمزور ہے۔
- منصور نے جواب دیا: اعتدالِ مزاج کے لیے شربت و شیرے وغیرہ استعمال کرنا تاکہ دماغی کمزوری دور ہو کر عقل کامل حاصل ہو جائے۔ غرض کہ منصب قضاء حضرت شریک کے حوالہ کر دیا۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں چھوڑ دیا اور پھر کبھی بات نہ کی۔

عبدالوحید

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فراست

اس واقعہ سے آپ کا کمال دو حیثیت سے ظاہر ہے۔ ایک یہ کہ آپ کی فراست اتنی ارفع و اعلیٰ تھی کہ آپ پہلے ہی سب کی خصلت و عادت کا جائزہ لے کر صحیح اندازہ لگایا کرتے تھے۔ اور دوسرا یہ کہ سلامتی کی راہ پر گامزن رہ کر خود کو مخلوق سے بچائے رکھنا تاکہ مخلوق میں ریاست و جاہ کے ذریعہ نخوت نہ پیدا ہو جائے۔

یہ حکایت اس امر کی قوی دلیل ہے کہ اپنی صحت و سلامتی کے لیے کنارہ کشی بہتر ہے۔ حالاں کہ آج حصول جاہ و مرتبہ اور منصب قضاء کی خاطر لوگ سرگرداں رہتے ہیں۔

کیوں کہ لوگ خواہش نفسانی میں مبتلا ہو کر راہ حق میں صواب سے دور ہو چکے ہیں اور لوگوں نے امراء کے دروازوں کو قبلہ حاجات بنا رکھا ہے۔ اور ظالموں کے گھروں کو اپنا بیت المعمور سمجھ لیا ہے۔ اور جابروں کو ''قاب قوسین او ادنی'' کے برابر جان رکھا ہے۔ جو بات بھی ان کی مرضی کے خلاف ہو تو اس سے انکار کر دیتے ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ ان سب اکابرین کے بتلائے ہوئے عقیدہ اور نظریہ پر چلنے کی توفیق نصیب کریں اور اپنی رضا عطا فرمائیں۔ اور سب مسلمانوں کو اس

---

1 کشف المحجوب ص ۱۴۵۔ مؤلفہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہوری

پر آخری سانس تک عمل کی توفیق نصیب کریں۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الکَرِیْم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلمْ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

عبدالوحید الحنفی چکوال

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ ۲ اپریل ۲۰۲۳ء بروز اتوار

خادم اہلسنّت
حافظ
عبدالوحید الحنفی

النور منیجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ
اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات
اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

خدامِ اہلِ سُنّت کی دُعا

از قلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۲ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ......6 فروری 1973ء)

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے　　خلوص و صبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں　　رسولؐ اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبیؐ کے چار یاروںؓ کی صداقت کو　　ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں　　وہ ازواجؓ نبی پاکؐ کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو　　تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا　　انہوں نے کر دیا تھا روم و ایراں کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں　　کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے "کُن" کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل　　عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو　　مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی　　رسول پاکؐ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے　　تیری راہ میں ہر ایک سنی مسلمان وقف ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم　　ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمت سے مظہر ناداں

تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضواں

ـ الحمد للہ! تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

صداقت اہلسنّت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

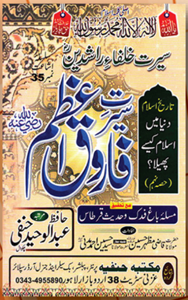

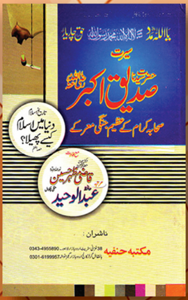

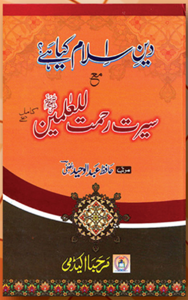

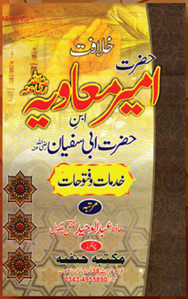

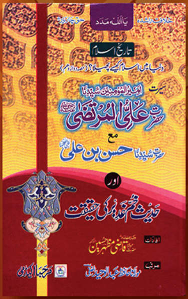

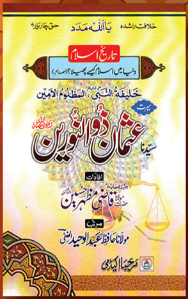

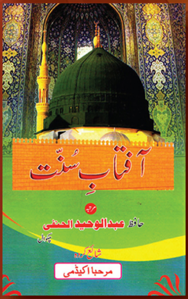

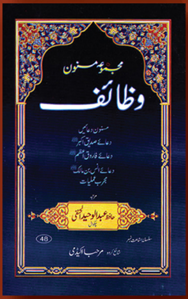

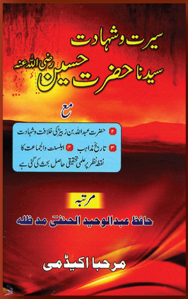

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ
کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وِزِٹ کریں:
www.alhanfi.com